ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے لئے کی گئی خدمات کا جائزہ

The Analysis of Dr. Abdul Jabbar Abid Laghari's Contribution for Shah Waliullah Academy

Nosheen Bano Birmani*
Jamshed Ali Birmani**
Mah Jabeen Bhutto***

Abstract
Shah Waliullah was a great reformer, prolific writer and dexterous thinker of Islamic world born in (1703) in India. To tribute the work of this great scholar and reformer of Islam an Academy was established in 1963 at Hyderabad Sindh, by Sheikh Muhammad Akram Chief Administrator of Aukaf Department which financed by Syed Abdul Rahim & his wife Bibi Zaib-u-Nisa of Sijawal. Many directors contribute their services for this Academy one of the brilliant persons among these great was Abdul Jabar Laghari he served there from 2007-2017, during his ten years of tenure he published 15 books under the umbrella of this Academy and remained Editor of various research journal including Rehber digest and Naye Zindagi. He was also deputy director at Pakistan National Center. He was prolific philosopher, story and novel writer. His input in terms of understanding the philosophy of Shahwaliullah and Shahwallialah Academy is valuable
Keywords: life history, literary achievements, ShahWaliullah Academy

تعارف

سرزمین سندھ بہت خوش نصیب ہے کیوں کہ اس سرزمین میں لاکھوں کی تعداد میں نیک بزرگ اور صالح بندوں نے جنم لیا۔ان نیک اور صالح لوگوں میں سندھ کے ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری بھی شامل ہیں۔ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کا تعلق سندھ کے معروف اور مشہور ٹالپر خاندان سے تھا۔ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری 11 مئی 1944ء(17 جمادلاول 1363ھ) کوتاجپور کے گاؤں احمد پور ضلع حیدر آباد (ٹیاری) میں پیدا ہوئے۔اور ان کے والد کا نام نواب محب لغاری تھا۔ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کا شجرہ نسب سردار نواب والی محمد خان لغاری وزیر اعظم سندھ (ٹالپر دور) سے جاملتا ہے۔نواب والی محمد خان لغاری کی علمی،ادبی اور سیاسی خدمات کی وجہ سے یہ خاندان مشہور ہوا۔[1]

تعلیم و تربیت

[2]ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے شروعاتی تعلیم اپنے گاؤں کے پرائمری اسکول سے حاصل کی۔اسلامی تعلیم (مگیوں کے تڑ) کے مدرسے سے حاصل کی۔اور 1961ع میں تعمیر ملت اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد۔1965ع میں گورنمیٹ کالیج کاری موری حیدرآباد سے انٹر سائنس کا امتحان پاس کیا۔1967ع میں بی_ای کا امتحان پاس کرنے کے بعد1972ع میں ایم_ ای سیاسیات کا امتحان سندھ یونیورسٹی جام شورو سے کیا۔اس کے علاوہ 1985ع میں دوبارہ ایم_ ای کی ڈگری شعبہ سندھی میں ثرڈ پوزیشن کے ساتھ حاصل کی

* Ph.D Scholor, Department of Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro.
** Assistant Professor, Department of Political Science, University of Sindh, Jamshoro.
*** University of Sindh, Jamshoro

اور اسی شعبہ میں پی ایچ ڈی ڈاکٹریٹ کی ڈگری علامہ غلام مصطفی قاسمی کی نگرانی میں سندھ یونیورسٹی جام شورو سے حاصل کی۔[3]

علمی ادبی خدمات

2004ع کو سندھ یونیورسٹی جام شورو کے سندھی شعبے میں استاد مقرر ہوئے اور 2007ع تک اس عہدے پر رہے اور اس عہد پر ہی ریٹائر ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے پڑھائی کے دوران 1966ع سے 1979ع ماہنامہ رہبر ڈائجیسٹ جاری کیا۔ مجموعی طور پر ان ڈائجیسٹ کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے. 1979ع سے 1989ع تک حکومت پاکستان کے مشہور ادبی مخزن ماہنامہ نئی زندگی کے دس سال تک ایڈیٹر رہے اس کے بعد انفارمیشن آفیسر کے طور پر اسلام آباد، کراچی اور حیدرآباد میں تعلیمی خدمتیں انجام دیتے رہے۔

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کہانی کار

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کہانی کار بھی ہیں۔ ان کی اکثر الکھی ہوئی کہانیاں رہبر ڈائجیسٹ میں شایع ہوئی اور بعد میں "شیشے کی دیوار" کے نام سے اس کا پہلا مجموعہ 1975ء میں منظر عام پر آیا اس کے بعد اس کا دوسرا مجموعہ "شیشے کا گھر" کے نام سے جس میں 23 کہانیان شامل ہیں شایع ہوا اور اس کے علاہ ان کا ایک اور مشہور ناول" ننگی لاش کا سفر" قسطوار رہبر ڈائجیسٹ میں شایع ہوا اور 1976ء میں اس کو کتابی شکل میں شایع کرایا گیا ڈاکٹر صاحب نے مختلف موضوعات پر چالیس سے زائد کتابیں لکھیں۔[4]

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری شاعر

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے 1980ع سے شاعری لکھنا کا باقاعدہ آغاز کیا اور مختلف صنفوں میں طبع آزما شروع کی جس میں حمدیہ دیوان، نعتیہ دیوان 1998ء سے 2000 تک شایع کرائے جو 81 آوازوں پر مشتمل تھے ان میں زیادہ مشہور حمدیہ دیوان میں شامل ہیں۔

حمدیہ دیوان "والی واحد وحدہ"

اور نعتیہ دیوان میں "سچا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" زیادہ مشہور ہوا جس پر حکومت پاکستان کی طرف سے 2000ء میں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کو صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا اس کے علاوہ دو بیاض جس میں:

رسیلے رنگ

جیسے پسن پرین کا 2004ء میں

ادبی جواہر

ادبی خزانہ

یا خدا

روزے کا فلسفہ

شاہ لطیف

شایع ہوئے اس کے علاوہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری جدید دوُر کے لحاظ سے بھی شاعری کا آغاز کیا جو مختلف ذرائع سے شایع کراتے رہیں ہیں جس کی تعداد تقریباستائس سو تک ہے. اس کے علاوہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے سندھ کے مختلف علاقوں کا قافلوں کی صورت میں سفر کیا جس میں قابل ذکر ٹھٹھہ ،بدین، تھرپارکر اور حیدر آباجہاں پر قدیم تہذیبی ورثہ کے آثار باقی ہیں وہاں کا سفر کر کے سندھ کے تاریخی مقامات پر کتاب لکھی" سندھ تاریخ اور ثقافت کے آئینے میں" جو پچیس اقساط میں ماہنامہ نئی زندگی میں سال 1979ء سے 1983ء تک شایع ہوتے رہے اس کے علاوہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی نگرانی میں سندھ سائنس سوسائٹی کے چند کتابیں نامور مسلم سائنسدان اور مسٹیریس یونیورس سال 1974ء میں بھی شایع ہوئیں۔اور بعد میں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کو وہاں پبلیکیشن آفیسر مقرر کیا گیا ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کے لکھے ہوئے مضامین پاکستان کے مختلف اخبارات اور مختلف رسالوں میں جو کراچی ، حیدر آباد، لاہور، راولپنڈی سے شایع ہوتے رہے ہیں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے علمی اور ادبی تنظیموں میں جن میں لغاری ایسوسیئشن ،تاجپور، سندھ لطیف ادبی مجلس، اور رہبر ادبی سوسائٹی پاکستان میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔[5]

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدر آباد مختصر تعارف

شاہ ولی اللہ کے فکر اور فلسفے کو فروغ دینے کے لیے سجاول کے سید عبدالرحیم اور ان کی اہلیہ زیب النساء نے اپنی ساڑھے گیارہ سوز رخیز زمیں وقف کی اور 1963 میں ون یونٹ کے دوران شاہ ولی اللہ اکیڈمی کا قیام محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کی منظوری کے بعد عمل میں آیا اس کا اشاعتی مرکز صدر حیدر آباد سندھ میں قائم کیا گیا یہ اکیڈمی بر صغیر کی پہلی اکیڈمی ہے جو شاہ ولی اللہ محدث دھلوی کے نام سے انکے فکر اور فلسفے کے فروغ کے لیے قائم کی گئی۔[6]

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے لئے خدمات

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کو 2007ع میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ڈاریکٹر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور مارچ 20017ع تک تقریبا دس سال تک اس عہدے پر فائز رہے ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے علامہ غلام مصطفیٰقاسمی کے بعد شاہ ولی اللہ اکیڈمی کو دوبارہ ترقی دلانے کی کوششیں کی اور شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے 15 کتابیں شایع کرائیں۔ڈاکٹر صاحب نے اپنے بل بوتے پر شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی رینوویشن کا کام بھی کرایا اور اکیڈمی میں کانفرنس کرانے کے لیے ایک ہال بھی بنوایا اور وہاں ساؤنڈ سسٹم اور فرنیچر کا بھی بندوبست کیا۔ جہاں شاہ ولی اللہ کے فکر اور فلسفے سے متعلق عالموں اور ادیبوں کی محفلیں منقعد کروایا کرتے تھے تاکہ ہماری نئی نسل کو شاولی اللہ کے فکر اور فلسفے سے آگاہ کیا جاسکے اور اس کے علاوہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع ہونے والے الولی اردو، الرحیم سندھی، الحکمت انگریزی رسالوں اور کتابوں کی جو کافی پرانے تھے ان کی جلد بندی کرائی تاکہ اس قیمتی اساسے کو محفوظ بنایا جائے۔[7]

عبدالجبار عابد لغاری کے مشہور شاگرد

شازیہ میمن

محمد علی لغاری

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی تصانیف:

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے طرف سے شاہ ولی اللہ کے فکر اور فلسفے کی پندرہ کتابیں شایع کرائیں. اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر چالیس کتابیں لکھیں اور رہبر ڈائجیسٹ رسالے شایع کرائے، جو سپٹمبر 1966ع سے اپریل 1979ع تک شایع ہوتے رہے جن کی تعداد تقریبا سو سے زیادہ ہے ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری سندھی ادب کی تاریخ کے عنوان پر ایک بہترین کتاب لکھ رہے ہیں جو ایک ہزار شخصیات کے بارے میں ہے۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع ہونے والے کتابوں کی تفصیل یہ ہے۔

تحریک آزادی میں سندھ کا کردار 1843-1920 مع حر تحریک

پاکستان کی آزادی کی تحریک کے بارے میں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی یہ بہترین تصینف ہے اس کتاب میں انہوں نے پاکستان کی تحریک میں سندھ کے کردار کو بہترین انداز میں پیس کیا ہے اور سندھ میں یورپی اقوام کی آمد اور انگریزوں کے اقتصادی، مذہبی اور سیاسی مفادات کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ جنگ میانی اور دبہ کا پس منظر، سندھ میں مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی کاوشوں اور پاکستان کی آزادی سے پہلے 1941 میں خیرپور ریاست میں جو مردم شماری کی گئی تھی اس کو بھی بہترین انداز میں بیان کیا ہے اور سندھ میں انگریزوں کو جن بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا خاص طور پر پیر پگارو اور ان کی حر فوج کے ساتھ اس کو بڑے نمایان انداز میں پیش کیا ہے اس کتاب کا پہلا جلد 2010ع میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع کیا گیا.

تحریک آزادی میں سندھ کا کردار 1921ء-1947ء مع سندھ کی بمبئی سے علیحدگی

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے اپنی یہ کتاب تحریک آزادی کے ان متوالوں کو منسوب کی ہے جنہوں نے سرزمین سندھ پر انگریزوں سے ٹکر لی اور آخر کار آزادی کی نعمت سے سرفراز ہوئے اس کتاب میں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے تحریک خلافت اور سندھ اور تحریک خلافت کی کانفرنسوں کے بارے میں جو سندھ کے مختلف شہروں میں منعقد کی گئی تھی ان کا ذکر کیا ہے انگورہ سمرنا کے واقعات اور ترک موالات اور اس کی تحریک کی بھتریں منظر کشی کی ہے اور لاسین کانفرنس، جمعیت العلمائے سندھ کے چند علمائے کرام اور سندھ کی بمبئی سے علیحدگی، آزادی کی تحریک اور خاکسار تحریک سندھ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اس کا جلد دوئم بھی 2010ع میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع کیا گیا۔

سندھ کے صوفی شعراء کرام

یہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی عمدہ تصنیف ہے جو انہوں نے لوک صوفی بزرگوں کی کاوشوں کو سلام پیش کرتے ہوئے لکھی ہے اس میں سندھ کے صوفی شاعروں کی سوانح عمری ان کی شاعری اور ان کے درس تدریس اور پیغام کو عالمانہ انداز میں پیس کیا ہے یہ کتاب 2008ع

میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع کیا گیا۔

تفسیر القاءالرحمٰن ترجمہ تفسیر الھام الرحمٰن

محمد اسماعیل گودھروی نے تفسیر القاءالرحمٰن کی تفسیر الھام الرحمٰن کے نام سے اردو میں کی ہے اور اللہ کی مقدس کتاب قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ اور تفسیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی فکر اور فلسفہ کی روشنی میں کیا ہے اس کتاب کو ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے 12 جون 2007ء میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع کرایا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ان کا عہد، سوانح وافکار

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی جانب سے شاہ ولی اللہ کی شخصیت، فکر اور فلسفہ پر جو تحقیقی مضامین شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ماہانہ مجلہ الولی کے مختلف شماروں میں 1972ء سے 2002ء میں شایع کیے گئے تھے ان کو جمع کر کے کتابی شکل دی گئی اس کو مرتب ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے کرایا یہ کتاب وزارت اوقاف مذہبی امور حکومت سندھ کے وزیر، سیکریٹری اور چیف ایڈ منسٹریٹر شہاب الدین چنا کے تعاون سے 2009ء، ادارہ ادبیات پاکستان اسلام آباد کی جانب سے شایع کی گئی۔

طواسین

یہ حسین بن منصور حلاج کی کتاب طواسین کا ترجما ہے اس کے مترجم اور شارح ڈاکٹر عاشق حسین البدوی ہے اور اس کے مہتم شھاب الدین چنا ہیں اس کتاب کے ناشر ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری ہیں یہ کتاب 2009ء میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع کیا گیا یہ کتاب منصور حلاج کی اہم تصنیف طواسین کا ترجمہ ہے اس کتاب کے ہر باب کے عنوان میں لفظ طاسین کا استعمال کیا گیا ہے اس وجہ سے کتاب کا نام بھی طواسین رکھا گیا ہے یہ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے عام طور پر سندھ میں تصوف کے کتابوں کے نام اس طرح رکھے جاتے ہیں جسے کہ مخدوم فتح محمد کے رسالے کے ہر باب کا عنوان فتح سے شروع ہوتا ہے اس لیے اس کا نام بھی اسی پر رکھا گیا اس کتاب میں حسین بن منصور الحلاج کے فکر، نظریہ (اناالحق کے نعرے اور اس کی انقلابی شخصیت اور اس کی ڈرامائی موت اور اس کے غیر معمولی صوفی کردار کے بارے میں جاننے کے لیے ایک منفرد کتاب ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ کا عاشق صادق، پتنگ پروانہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی مقام اور ان کے رتبہ کے باری میں پختہ معلومات اور ایمان رکھنے والا تھا۔[8]

سندھ کے عالم، ادیب اور شاعر شخصیات اور ان کی علمی اور ادبی خدمات

یہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری بہترین تصنیف ہے جس میں انہوں نے سندھ کے 243 عالموں ادیبوں اور شاعروں کی ادبی اور علمی خدمات کے بارے میں بیان کیا ہے یہ کتاب مختصر اور جامع کتاب ہے اس میں ان شخصیات کا ذکر کیا گیا ہے پاکستان کی آزادی سے پہلے سندھ میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے قلم کے ذریعے سے اپنے حق گوئی کی اور اس کتاب کی ترتیب ایسے کی گئی ہے کہ پڑھنے والوں کو پتا چلے گا کہ کس کا دوُر پہلے گذر چکا ہے یہ کتاب ایک قسم کا انسائکلوپیڈیا ہے جو سن اور عمر کے ترتیب دیا گیا ہے اس کتاب میں ان عالموں، ادیبوں اور شاعروں

کا بھی ذکر ہے جو پاکستان آزاد ہونے کے بعد انڈیا چلے گئے تھے اس کتاب کا جلد اول 2008 میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع ہوا۔

سردار نواب ولی محمد خان لغاری

یہ کتاب سردار نواب محمد خان لغاری کے بارے میں ہے جو سندھ کی ایک مشہور شخصیت تھے اور یہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کے جدامجد تھے اس کتاب میں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے قدیم سندھ میں قائم قدیم سلطنتوں کے بارے میں ذکر کیا ہے جن میں کلھوڑہ (عباسی) دور اور ٹالپر دور اور چونکہ یہ کتاب ٹالپروں کے جدامجد کے بارے میں ہے تو اس میں ان کے حسب نسب کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور ان کا شجرہ نسب کے اٹھائس افراد کا ذکر کیا گیا ہے اس میں اس خاندان کے بزرگوں کی تصاویر بھی دی گئی ہیں اس کتاب کا جلد اول جنوری 2012ء میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شایع کیا گیا۔

حضرت فیض بخش بخشاپوری اور انکے ہمعصر شاعر

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی یہ کتاب غزل کے شہنشاہ اور غالب سندھ حضرت فیض بخش بخشاپوری کی شخصیت اور ان کے ہمعصر شاعروں کے بارے میں لکھی ہے یہ کتاب انسائکلوپیڈیا کے انداز میں سال 1900ء سے 1950ء تک پیدا ہونے والے پچاس شاعروں اور دانشوروں کے بارے میں مختصر اور جامع کتاب ہے اس کتاب کا پہلا جلد نومبر 2015ء میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد سے شایع ہوا۔

نکات الصوفیہ شرح الابیات السندیہ

یہ کتاب شیخ محمد زمان اللواری کی صوفی سندھی شاعری پر عربی تفسیر کی کتاب ہے یہ کتاب شیخ محمد زمان اللواری المتوفی ھ اور تفسیر شیخ عبدالرحیم الکرھوی المتوفی ھ نے کی ہے اور اسکا ترجم ڈاکٹر عبدالحہ ابڑو نے کیا اس کتاب کا پہلا جلد، 2009ء میں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد سے شایع کرایا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شخصیت ، فکر اور فلسفہ

یہ کتاب ڈاکٹر عبدالجبار عابد نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی سوانح حیات پر اور انکے فکر اور فلسفے پر لکھے گئے تحقیقی مضامین جو شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ماہانہ مجلہ الرحیم اردو میں شایع کیے گئے تھے ڈاکٹر عبدالجبار عابد نے ان کو جمع کر کے کتابی شکل میں 2007ء میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد کے طرف سے شایع کرایا۔

شاہ ولی اللہ کی نظر میں اخلاقیات، اقتصادیات، جہاد اور اجتہاد

یہ کتاب ان مضامین کا مجموعہ ہے جو شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ماہانہ مجلات الولی اور الرحیم اردو اور الرحیم سندھی میں شایع کیے گئے تھے جو شاہ ولی اللہ کی تعلیمات کے بارے لکھے گئے تھے جن میں خاص طور پر اخلاقیات، اقتصادیات، جہاد اور اجتہاد کی تعلیمات شامل ہے ان تمام اہم مضامین کو ڈاکٹر عبدالجبار عابد نے کتابی شکل میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد کی طرف سے شایع کرایا۔

حضرت شاہ عبداللطیف مستند سوانح

یہ کتاب حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کی مستند سوانح کے بارے میں ہے اور یہ بھی ان مضامین کا مجموعہ ہے جو جو شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ماہانہ مجلات الولی اور الرحیم اردو اور الرحیم سندھی میں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے بارے میں شایع کیے گئے تھے ان مضامین کو ڈاکٹر عبدالجبار عابد نے کتابی شکل دینے کے لیے شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد کی طرف سے شایع کرایا۔

حضرت شاہ عبدالکریم بلڑی والا

شاہ عبدالکریم بلڑی والا سندھ کے مشہور شاعر اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کے جد امجد تھے ان کی سوانح عمری ان کی شاعری کے بارے میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ماہانہ مجلات میں شایع ہونے والے مضامین کو ڈاکٹر عبدالجبار عابد نے کتابی شکل میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد کے طرف سے شایع کرایا۔

آزادی کی ہلچل میں سندھ کا حصہ

یہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد کی بہترین کتاب ہے جو انہوں نے انگریزوں کی غلامی سے آزادی پر لکھی اور اس میں انگریزوں سے آزادی کی اس تحریک میں سندھ کے کردار کو نمایاں کیا ہے اور اس میں سندھ کے رہنماؤں اور انکی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور اس کتاب کو شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد کی طرف سے شایع کرایا۔[9]

فیوض الحرمین

یہ کتاب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی بے مثال تصنیف ہے اس کا اردو ترجمہ پروفیسر محمد سرور نے کیا تھا اور اس کا طبع اول 1414ھ کو ادارہ دارالمعارف کراچی کی جانب سے شایع ہوا اس کے بعد اپریل 2007ء کو فیوض الحرمین مع اردو ترجمہ سعادت کونین کا جلد اول ژاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد جی جانب سے ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے شایع کرایا اس کتاب کے نام سے ہی پتہ چلتا ہے کہ شاہ ولی اللہ نے یہ کتاب حرمین شریفین کے بارے میں لکھا ہے جب وہ واپس ہندوستان لوٹے تھے حرمین شریفین کی بہت ساری باتین یادین اور مشاہدات لیکر شاہ ولی اللہ نے اپنی اس کتاب میں ان سارے القا اور مشاہدات کو پیش کیا ہے جو انہوں نے کیے اور یہ سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے لکھے تھے اور اس کے علاوہ انہوں نے اپنی ایک اور کتاب القاالرحمٰن میں بھی بہت کچھ لکھا ہے اور بہت سارے انکشافات کیے ہیں کہ لوگ اس وقت سے اب تک حیرانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور یہ کتاب فیوض الحرمین بھی بلاشبہ عام کتابوں سے مختلف ہے اور جس طرح شاہ ولی اللہ کی اصل کتاب مشکل تھی اسی طرح اس کا ترجمہ بھی مشکل تھا۔

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی ان تصانیف کے علاوہ چالیس تصنیفات ہیں اور ان کے لکھے ہوئے مضامیں جو زیادہ مشہور ہوئے ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری ان میں شامل ہیں

سندھی شاعری کی مختصر تاریخ

ترقی پسند ادب کا تنقیدی جائزہ

قربان علی بگٹی کے تنقیدی مضامیں کی ترتیب

تنقیدی ادب میں بھارتی کالم نگار رام پنجوانی اور ساوتری کوٹو مل کی کتاب رگ وید سے شیخ ایاز تک کا رسالے بیداری اور وینجھار میں قسطوار جائزہ

خوشبودار پھول سندھ کے

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کو دیے گئے ایوارڈ

صدارتی ایوارڈ

شاہ لطیف ایوارڈ تنظیم فکر و نظر

سچل سرمست ایوارڈ

ملٹی میڈیا نئی زندگی گولڈن جوبلی ایوارڈ

تنظیم اتحاد پاکستان کی طرف سے ادبی خدمات پر ایوارڈ

سندھ فیض بخشاپور اکیڈمی ایوارڈ

سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب مظہر الحق کی جانب سے ٹیچرس ایوارڈ

9 دسمبر 2007ء میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی ادبی ایوارڈ، شامل ہیں[10]

خلاصہ

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کا تعلق سندھ کے معروف اور مشہور ٹالپر خاندان سے تھا۔ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری 11 مئی 1944ء (17 جمادلاول 1363ھ) کو تاجپور کے گاؤں احمد پور ضلع حیدر آباد (ٹیاری) میں پیدا ہوئے۔ اور ان کے والد کا نام نواب محب لغاری تھا۔ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے شروعاتی تعلیم اپنے گاؤں کے پرائمری اسکول اور اسلامی تعلیم (مگیوں کے تڑ) کے مدرسے سے حاصل کی۔ اور 1961ع میں تعمیر ملت اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد۔ 1965ع میں گورنمیٹ کالیج کاری موری حیدر آباد سے انٹر سائنس کا امتحان پاس کیا۔ 1967ع میں بی_ ای کا امتحان پاس کرنے کے بعد 1972ع میں ایم_ ای سیاسیات کا امتحان سندھ یونیورسٹی جام شورو سے کیا۔ اس کے علاوہ 1985ع میں دوبارہ ایم_ ای کیا سندھی شعبہ میں جس میں ثرڈ پوزیشن حاصل کی اور اسی شعبہ میں پی ایچ ڈی ڈاکٹریٹ کی ڈگری علامہ غلام مصطفی قاسمی کی نگرانی میں سندھ یونیورسٹی جام شورو سے حاصل کی اور درس اور تدریس کا آغاز سندھ یونیورسٹی سے کیا 2004ع کو سندھ یونیورسٹی جام شورو کے سندھی شعبے میں استاد مقرر ہوئے اور 2007ع تک اس عہدے پر رہے۔ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے 1966ع سے 1979ع ماہنامہ رہبر ڈائجیسٹ جاری کیا۔ مجموعی طور پر ان ڈائجیسٹ کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے. 1979ع سے 1989ع تک حکومت پاکستان کے مشہور ادبی مخزن ماہنامہ نئی زندگی کے دس سال تک ایڈیٹر رہے اس کے بعد انفارمیشن آفیسر کے طور پر اسلام آباد، کراچی اور حیدر آباد میں تعلیمی خدمتیں انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے کئی کہانیاں بھی لکھی جو اکثر رہبر ڈائجیسٹ میں شایع ہوئی اور بعد میں "شیشے کی دیوار" کے نام سے اس کا پہلا مجموعہ 1975ء میں منظر عام پر آیا اس کے بعد اس کا دوسرا مجموعہ "شیشے کا گھر" کے نام سے جس میں 23 کہانیاں شامل ہیں شایع ہوا اور اس کے علاہ ان کا ایک مشہور ناول" ننگی لاش کا سفر" قسطوار رہبر ڈائجیسٹ میں شایع ہوا اور 1976ء میں اس کو کتابی شکل میں شایع کرایا گیا ڈاکٹر صاحب نے مختلف موضوعات

پر چالیس سے زائد کتابیں لکھیں۔ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے 1980ع سے شاعری لکھنا کا باقاعدہ آغاز کیا اور مختلف صنفوں میں طبع آزمائی کی جن میں حمدیہ دیوان، نعتیہ دیوان 1998ء سے 2000 تک شایع کرائے جو 81 آوازوں پر مشتمل تھے حمدیہ دیوان "والی واحد وحدہ اور نعتیہ دیوان میں "سچا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" شامل ہے جس پر حکومت پاکستان کی طرف سے 2000ء میں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کو صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا علاوہ ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی نگرانی میں سندھ سائنس سوسائٹی کے چند کتابیں نامور مسلم سائنسدان اور مسٹیریس یونیورس سال 1974ء میں بھی شایع ہوئیں ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کو پبلیکیشن آفیسر مقرر کیا گیا ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کے لکھے ہوئے مضامین پاکستان کے مختلف اخبارات اور مختلف رسالوں میں جو کراچی، حیدرآباد، لاہور، راولپنڈی سے شایع ہوتے رہے ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری نے علمی اور ادبی تنظیموں میں جن میں لغاری ایسوسیئشن ،تاجپور، سندھ لطیف ادبی مجلس، اور رہبر ادبی سوسائٹی پاکستان میں مرکزی کردار ادا کیا ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے لیے کی گئی دس سالہ خدمات قابل تعریف ہیں اس دس سال کے عرصے میں کم وسائل کے باوجود بھی انہوں نے شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے پندرہ کتابین شایع کرائیں اور اکیڈمی میں عالموں اور ادیبوں کی محافل منعقد کرائیں جن کے ذریعے سے شاہ ولی اللہ کے فکر اور فلسفے کے بارے میں لوگوں کو آگاہی دی گئی۔ کیا ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کو مختلف وقتوں میں ان کی بہترین خدمات کے عیوض ایوارڈز سے بھی نوازہ گیا جس میں صدارتی ایوارڈ، شاہ لطیف ایوارڈ تنظیم فکر و نظر، سچل سرمست ایوارڈ، ملٹی میڈیا یائی زندگی گولڈن جوبلی ایوارڈ، تنظیم اتحاد پاکستان کی طرف سے ادبی خدمات پر ایوارڈ، سندھ فیض بخشاپور اکیڈمی ایوارڈ، سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب مظہر الحق کی جانب سے ٹیچرس ایوارڈ، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی ادبی ایوارڈ، شامل ہیں۔

حوالہ جات

1. لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر، سردار نواب ولی محمد خان لغاری اوران کے خاندان کی علمی ادبی خدمات جلد اول، شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد، 2012ع ص196.
2. لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر، سردار نواب ولی محمد خان لغاری اوران کے خاندان کی علمی ادبی خدمات جلد اول، شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد، 2012ع ص196.
3. لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر، سندہ کے عالم، ادیب اور شاعر، شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد_ اپریل 2008ع ص(276،277) .
4. لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر، سردار نواب ولی محمد خان لغاری اور خاندان کی علمی ادبی خدمات_ ص197) ص200).
5. لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر سندھ کے عالم، ادیب اور شاعر 277).
6. شاہ ولی اللہ اکیڈمی کا تعارف، شاہ ولی اللہ اکیڈمی اشاعتی مرکز نزدیک جامع مسجد صدر حیدرآباد سندھ ص 2)
7. انٹرویو 2017 _1 فروری صبح 12 لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر، شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآبا
8. لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر، سردار نواب ولی محمد خان لغاری، جلد اول، ا2012ء، شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد سندھ، ص196
9. سردار نواب ولی محمد خان لغاری، ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری، جلد اول جنوري 2012ع، لطیف پرنٹرز، حیدرآباد، شاہ ولی اللہ اکیڈمی
10. لغاری عبدالجبار عابد ڈاکٹر، ادبی جواہر: سندھ کے عالم، ادیب اور شاعر، جلد اول، اپریل 2008ء، شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد سندھ، ص276